السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ نماز فجر اتنی تاخیر سے پڑھتے ہیں کہ بالکل اجالا ہوجاتا ہے، اور دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں ''نماز فجر اجالا ہوجانے پر پڑھو'' یہ اجر عظیم کا باعث ہے "کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ نیز اس حدیث کے درمیان اور اس حدیث کے درمیان جس میں اول وقت میں نماز پڑھنے کا حکم ہے ''تطبیق کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ بالا حدیث صحیح ہے جو مسند احمد اور سنن اربعہ میں بروایت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے، یہ حدیث نہ تو ان احادیث صحیحہ کے معارض ہے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلس (اندھیرے) میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے، اور نہ ہی اس حدیث کے مخالف ہے جس میں اول وقت پر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ بلکہ جمہور اہل علم کے نزدیک اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ نماز فجر میں اتنی تاخیر کی جائے کہ فجر واضح ہوجائے اور پھر غلس (اندھیرے) کے زائل ہونے سے پہلے پہلے پڑھ لی جائے، جیسا کہ آپ کا معمول تھا، البتہ مزدلفہ میں فجر طلوع ہوتے ہی پڑھنا افضل ہے، کیونکہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے ایسا ہی کیا تھا۔

اس طرح نماز فجر کے وقت کے سلسلہ میں وارد تمام حدیثوں کے درمیان تطبیق ہوجاتی ہے، نیز یہ اختلاف محض افضلیت میں ہے، ورنہ نماز فجر کو آخیر وقت تک موخر کرنا بھی جائز ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لے کر سورج طلوع ہونے تک ہے۔'' (صحیح مسلم، بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 72

محدث فتویٰ